Rampur State Gazette

رامپور اسٹیٹ گزٹ

بحکم اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۱۵ مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ مطابق ۴ نومبر ۱۹۳۹ء جلد ۵۲

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	منظوری توسیع مدت ملازمت مسٹر عبدالسلام خاں رزرو انسپکٹر پولیس	۲
۲	" قانون پیداوار زراعتی درجہ بندی و نشان دہی ریاست رامپور ۱۹۳۹ء	"
۳	" قانون شناخت قیدیان ریاست رامپور ۱۹۳۹ء و ترمیم قانون شہادت ریاست رامپور ۱۹۳۹ء	"
۴	" قانون اتحادیہ ہائے جماعت اہل حرفہ ریاست رامپور ۱۹۳۹ء و قانون تنازعات اہل حرفہ ریاست رامپور ۱۹۳۹ء و ادائگی اجرت ریاست رامپور و قانون معاوضہ مزدوران ریاست رامپور ۱۹۳۹ء و قانون تحفظ [illegible] ریاست رامپور ۱۹۳۹ء	۳
۵	منظوری رہائی قیدیان مسیان رگھبیر سہائے و شرافت	۴
۶	متفرق احکام و تجاویز منظور شدہ اجلاس ہمایوں	۴ تا ۱۱

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم:- واقع ۹ اگست ۱۹۳۹ء

مسٹر عبد السلام خاں رزرو انسپکٹر پولیس کی مستعار ملازمت میں ختم مدت ڈیپوٹیشن سے بشرائط موجودہ مزید ایک سال کی توسیع منظور کیجاتی ہے۔ کاغذات برائے کارروائی عالیجناب صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعرض | بیرسالہ

جناب عالی

مسٹر عبد السلام خاں رزرو انسپکٹر پولیس کی مستعار خدمات میں بحکم ہمایوں ایک سال کی توسیع منظور فرمائی گئی تھی۔ جو ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ختم ہو جائیگی۔ عالیجناب صاحب یو پی و فائنانس منسٹر بہادر انچارج محکمہ پولیس نے مسٹر عبد السلام خاں کی مستعار ملازمت میں ختم مدت ڈیپوٹیشن سے مزید ایک سال کی توسیع منظور فرمائے جانے کی سفارش کی ہے۔ کونسل نے جلسہ منعقدہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۹ء میں موجودہ شرائط پر توسیع معروضہ بالا سے اتفاق کر لیا ہے۔ ترقی خواہ مستدعی ہے کہ پیشگاہ عالی سے حکم منظوری ترتیب نفاذ پائے۔

زیادہ حد ادب دولت و اقبال جاوید باد۔

عرضی
ترقی خواہ دستخط عالیجناب صاحب چیف منسٹر بہادر
مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۹ء

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ایک نقل درج گزٹ ہو اصل کاغذات بعد اجرائے احکام والا شان بھیجے جائیں۔

۲۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء
دستخط عالیجناب صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:- واقع ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

عرضداشت مع "قانون پیداوار زراعتی (درجہ بندی و نشاندہی) ریاست رامپور ۱۹۳۹ء" ملاحظہ ہوئی۔ قانون متذکرہ بالا کی منظوری دیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے گزٹ میں شائع کیجائے۔

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعرض | بیرسالہ

جناب عالی

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں قانون پیداوار زراعتی (درجہ بندی و نشاندہی) ریاست رامپور ۱۹۳۹ء" پاس کردہ کمیٹی وضع قوانین پیش ہو کر طے پایا کہ کونسل کو قانون مجوزہ سے اتفاق ہے برائے منظوری بحضور پیشگاہ عالی عرض کیا جائے۔

بنابریں ترقی خواہ مستدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے قانون مذکورہ بالا کی منظوری کا حکم شرف نفاذ پائے۔

زیادہ حد ادب۔ دولت جاوید باد۔

عرضی
ترقی خواہ دستخط عالیجناب صاحب چیف منسٹر بہادر۔
مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(نوٹ:- قانون کی کاپی گزٹ کے آخر میں ملاحظہ ہو)

روبکار۔ — مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم)

قوانین مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوئے۔ جنکی منظوری دیجاتی ہے

۱۔ قانون شناخت قیدیان ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۲۔ ترمیم قانون شہادت ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے گزٹ میں شائع کیجائے۔

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم

بعزعرض — جناب عالی — میرسانند

قوانین مندرجہ ذیل پاس کردہ کمیٹی واضع قوانین اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں پیش ہوئے۔

۱۔ قانون شناخت قیدیان ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۲۔ ترمیم قانون شہادت ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

طے پایا کہ قوانین محولہ سے کونسل کو اتفاق ہے جو منظوری حضور عالی میں عرض کیا جائے۔ بنا برآں تحریر خواہ مستدعی ہے کہ بارگاہ ہمایوں سے حکم منظوری قوانین مندرجہ بالا شرف صدور پائے۔ زیادہ حد ادب۔ دولت جاوید باد۔

عرضی

تحریر خواہ دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

روبکار۔ — مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حسب استدعا عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر، قوانین مندرجہ ذیل کی منظوری دیجاتی ہے

۱۔ قانون اتحاد جماعت اہل حرفہ ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۲۔ قانون تنازعات اہل حرفہ ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۳۔ قانون ادائیگی اجرت ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۴۔ قانون معاوضہ مزدوران ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۵۔ قانون تحفظ رازہائے سرکاری ۱۹۳۹ء

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل روبکار ہذا اور قوانین منسلکہ کی ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے گزٹ میں شائع کیجائے۔

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعزعرض — جناب عالی — میرسانند

قوانین مندرجہ ذیل پاس کردہ کمیٹی واضع قوانین اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں پیش ہوئے۔

۱۔ قانون اتحاد جماعت اہل حرفہ ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۲۔ قانون تنازعات اہل حرفہ ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۳۔ قانون ادائیگی اجرت ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۴۔ قانون معاوضہ مزدوران ریاست رامپور ۱۹۳۹ء

۵۔ قانون تحفظ رازہائے سرکاری ۱۹۳۹ء

طے پایا کہ کونسل کو قوانین مصرحہ بالا کی منظوری فرمائے جانے سے اتفاق ہے لہذا برائے منظوری حضور عالی میں عرض کیا جائے

بنا برآں تحریر خواہ مستدعی ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری قوانین مندرجہ بالا شرف نفاذ پائے

زیادہ حد ادب۔ آفتاب دولت و اقبال تاباں باد۔

عرضی

تحریر خواہ دستخط عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(نوٹ:- جملہ قوانین کی کاپیاں گزٹ کے آخر میں ملاحظہ فرمائی جاویں)

روبکار

واقع ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء

آج جیل سے دو درخواستیں رگبیر سہائے اور شرافت قیدیان کی ہمارے اجلاس میں پیش ہوئیں جنمیں قیدیان مذکور نے معافی مانگ کر ترحم خسروانہ میں رہائی کی استدعا کی ہے اگر روبکار اجلاس ہمایوں معدورہ ۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کی شرائط ہر دو قیدیان مذکور قبول کریں تو عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر و چیف مجسٹریٹ کو ہم حکم دیتے ہیں کہ ان قیدیان کو پابندی شرائط روبکار مذکور رہا کریں

لہذا۔ حکم ہوا کہ

اصل روبکار ہذا برائے تعمیل عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر و چیف مجسٹریٹ کے پاس مرسل ہو۔ نقل روبکار اجلاس ہمایوں معدورہ ۲ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء اور درخواستیں منسلک ہیں۔ ایک نقل روبکار کی عالیمرتبت صاحب منسٹر بہادر انچارج پولیس کو اجلاس سے برائے اطلاع پولیس بھیجی جائے ایک نقل درج گزٹ کیجائے۔ نیز ایک نقل عالیمرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس بھی اجلاس ہذا سے بھیجی جائے۔ بعد ختم کارروائی کے اصل کاغذات صدر میں رکھے جائیں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

روبکار:-

واقع ۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۹ء

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

چونکہ سنہ ۱۹۴۱ء میں سینسس و مردم شماری ہونیوالی ہے جس کا انتظام اس ہی وقت سے ہونا لازمی ہے۔ لہذا اس بارہ میں حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

صیغہ مردم شماری ریاست میں بطور عارضی قائم کیا جاتا ہے، اور عالی مرتبت آر۔ ایچ۔ سیلوے صاحب ریونیو و فائنانس منسٹر بہادر کے سپرد کیا جاتا ہے جو بحیثیت سینسس کمشنر کام کرینگے۔ اور عالیمرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر شہر رامپور اور جملہ ٹاؤن ایریاز میں اور صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر کل تحصیلات میں بماتحتی صاحب سینسس کمشنر بہادر بحیثیت ڈپٹی سینسس کمشنر کام کرینگے۔ حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

روبکار:-

واقع ۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۹ء

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

(۱) بنظر مصالح انتظامی و سہولت کار۔ بہ سبب مساجد ریاست۔ مزارات شہر اور وظائف بلاخدمت کے لئے کمیٹی مندرجہ ذیل کا تقرر منظور کیا جاتا ہے:-

(۱) عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر	صدر
(۲) افسر صاحب امور خیر	ممبر و سکریٹری
(۳) قاضی صاحب شہر	ممبر
(۴) چیرمین صاحب میونسپل بورڈ	ممبر
(۵) عبدالوحید خاں میونسپل بورڈ	ممبر

(۶) سراج الرحمٰن خاں بہادر — ممبر
(۷) امیر احمد خاں صاحب انجینئر محکمہ برقی — ممبر

(۲) عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر کو اختیار ہوگا کہ وہ مندرجہ بالا امور کے متعلقہ معاملات میں حسب ضرورت کمیٹی مذکور سے مشورہ لے سکیں۔

(۳) کمیٹی مذکور کو اختیار ہوگا کہ وہ کام چلانے کے واسطے عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر سے اجازت حاصل کرنے کے بعد قواعد مرتب کرے۔ جب قواعد مرتب ہو جائیں تو بغرض منظوری حسب قاعدہ اجلاس ہمایوں میں پیش کئے جائیں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔
ایک نقل درج گزٹ ہو

حکم

واقع ۴ نومبر ۱۹۳۹ء

رپورٹ منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعرض — میر منشی

جناب عالی

عالی مرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر نے تحریر کیا ہے کہ انکے صیغہ جات متعلقہ کا کوئی نمائندہ سروس سلکشن بورڈ میں نہیں ہے۔ انکی تجویز ہے کہ انکے صیغہ جات ماتحت میں سے ایک نمائندہ سروس سلکشن بورڈ میں مقرر کیا جائے تاکہ وہ ممبران بورڈ کو صیغہ جات متعلقہ کی دشواریوں کی بابت رائے دے سکے۔ اور صاحبزادہ واجد علی خاں صاحب بہادر سکریٹری صیغہ مشروط فرد کا نام برائے نامزدگی ممبری تجویز کیا ہے

ترقی خواہ مستدعی ہے کہ حسب تجویز صاحب موصوف صاحبزادہ واجد علی خاں صاحب بہادر کو ممبر سروس سلکشن بورڈ نامزد کئے جانے کا حکم بیشگاہ ہمایوں سے شرف نفاذ پائے۔ زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال بترقی باد

عرضی

ترقی خواہ دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۹ء

روبکار

واقع ۳ نومبر ۱۹۳۹ء

دستخط اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بدولت و اقبال ۵ نومبر ۱۹۳۹ء کی شب کو نہضت فرمائے دہلی ہوں گے۔ ۷ نومبر کی دوپہر کو مراجعت ہوگی۔

(۱) عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر
عالی مرتبت صاحب ریونیو و فائنانس منسٹر بہادر
اور
عالی مرتبت صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر
صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر
ہمارے ہمرکاب دہلی جائیں گے۔

(۲) عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر کا کام عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر

اور عالی مرتبت صاحب ریونیو وفائنانس منسٹر بہادر کا کام صاحب ڈپٹی ریونیو منسٹر بہادر انجام دیں گے۔ عالی مرتبت صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر کا کام ڈاکٹر سید ظریف حسین صاحب انجام دیں گے۔ صاحب اسسٹنٹ ملٹری سکریٹری بہادر کا کام صاحب پرائیویٹ سکریٹری بہادر انجام دیں گے۔

(۳) اجلاس ہمایوں کا کام تا واپسی بدستور رہے گا۔

(۴) صاحب پرائیویٹ سکریٹری بہادر قلعہ میں شبانہ روز رہیں گے۔ ڈیوڑھیات کے متعلق صاحب پرائیویٹ سکریٹری بہادر سے حکم حاصل کیا جاوے۔

(۵) چونکہ دو عالی مرتبت ممبر صاحبان بہادر اسٹیٹ کونسل (یعنی عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر و عالی مرتبت صاحب ریونیو وفائنانس منسٹر بہادر) ہمارے ہمرکاب ہوں گے۔ اس لئے اگر ہماری غیر موجودگی میں کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آجائے تو دو بقیہ عالی مرتبت ممبر صاحبان بہادر اسٹیٹ کونسل (یعنی عالی مرتبت صاحب ہوم منسٹر بہادر و عالی مرتبت صاحب اسسٹنٹ ایڈوکیٹ بہادر) کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک ایک نقل اس روبکار کی جملہ عالیمرتبت منسٹر صاحبان بہادر و جملہ سکریٹری صاحبان بہادر کے پاس بھیجی جائے ایک نقل درج گزٹ ہو

تجاویز اجلاس ہمایون اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز:- واقع ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء

مسماۃ سائرہ ڈگریدارہ سائلہ مع مولوی سید نفیع الدین وکیل۔

بنام

مسماۃ سکینہ عذرداره فریق ثانیہ مع بابو ستیارام وکیل۔

دادرسی بناراضی تجویز عدالت العالیہ بنچ ہائیکورٹ مثلہ ۲۱ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء

دادرسی ہذا جن واقعات سے بظہور پذیر ہوئی ہے وہ یہ ہیں کہ مسماۃ سائرہ سائلہ کی ایک ڈگری تعدادی ۱۷۸۲ مع خرچہ بابت زر شرکت کنندگان بمقابلہ ورثار عبدالستار متوفی عدالت سول جج سے جاری تھی۔ مسماۃ سائرہ نے مسماۃ سکینہ زوجہ و دیگر ورثار عبدالستار پر بمقابلہ متروکہ متوفی ڈگری کا اجراء کرایا۔ قرقی مکان متروکہ کی عمل میں آئی۔ اس مکان کے متعلق مسماۃ سکینہ بیوہ عبدالستار نے عدالت اجراء میں یہ عذرداری کی کہ وہ مکان کی بذریعہ دستاویز مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۳ء مالک اور قابض ہے۔ اسکے شوہر عبدالستار نے مکان مذکور کو بالعوض اسکے دین مہر کے ہبہ کر دیا تھا۔ اور زر ثمن معاوضہ دین مہر مجرا و محسوب ہوا تھا۔ لہذا مکان قرقی سے واگذاشت کیا جائے۔ عدالت اجراء نے عذرداری نامنظور کی۔ اور مکان متنازعہ کو ڈگری میں قابل قرقی و نیلام قرار دیا۔

اس حکم کی ناراضی سے مسماۃ سکینہ عذرداره نے ہائی کورٹ میں اپیل اول دائر کیا۔ عدالت اپیل اول نے عدالت اجراء کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے اپیل منظور کیا اور مکان متنازعہ کو قرقی سے واگذاشت کیا۔ اس تجویز کی ناراضی سے مسماۃ سائرہ نے عدالت العالیہ بنچ ہائیکورٹ میں اپیل دوم دائر کیا۔ عدالت اپیل دوم نے عدالت اپیل اول کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اپیل دوم کو نامنظور کیا۔ اور مکان مقروقہ کو قابل قرقی و نیلام قرار نہیں دیا۔ عدالت اپیل دوم کی تجویز کی ناراضی سے مسماۃ سائرہ سائلہ نے دادرسی ہذا ہمارے اجلاس میں دائر کی ہے۔

ہمنے بحث وکلائے فریقین سماعت کی اور تجاویز عدالتہائے ماتحت و رو داد مسل کو بھی بغور ملاحظہ کیا جن حالات میں اور جن واقعات کی بنا پر سائلہ دستاویز کو فرضی قرار دیتی ہے۔ اور جس کے متعلق اُس نے شہادت پیش کی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ غلام شبیر و عبدالستار میں شرکت گھنٹہ سازی تھی۔ غلام شبیر کا کچھ مطالبہ بسلسلہ شرکت عبدالستار پر واجب تھا۔ عبدالستار مدیون نے یہ خبر پا کر کہ غلام شبیر انشیر دعویٰ کرنیوالا ہے ۲۰ جون ۱۹۳۳ء کو مکان متنازعہ و دیگر سامان منقولہ جملہ مالیتی آٹھ سو روپیہ

کو بالعوض دین مہر سماۃ سکینہ اپنی زوجہ کے نام منتقل کردیا۔ اسکے بعد ۱۹ جولائی ۱۹۳۳ء کو دعویٰ دائر ہوا جسمیں ۱۱۵ روپیہ کی ڈگری بمقابلہ ورثاء عبدالستار عدالت سول جج سے صادر ہوئی۔ حاملان ڈگری مذکورہ نے اپنی ڈگری میں مکان مبیعہ کو متروکہ عبدالستار قرار دیتے ہوئے قرق کرایا۔

وکیل مدعا علیہ نے اپنی بحث میں ہماری توجہ چند امور قانونی کی طرف دلائی اور جنکی بنا پر وہ دستاویز کو فرضی قرار دیتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

امر اول یہ کہ دستاویز مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۳ء محض فرضی اور سازشی ہے اور اسکا روپیہ مارنے کی غرض سے لکھی گئی تھی چنانچہ بموجب دفعہ ۵۳ قانون انتقال جائداد یہ انتقال ناجائز ہے اسکی نسبت برٹش انڈیا کے ہائی کورٹوں کی متفقہ رائے اور اسوقت تک کا قانون یہ ہے کہ اگر مدیون اپنی جائداد جائز اور صادقانہ معاوضہ کے ساتھ کسی قرضخواہ کے حق میں منتقل کردے تو باوجودیکہ ایسے انتقال سے منتقل الیہ کو ترجیح حاصل ہوجائے۔ اور دیگر قرضخواہان کا قرضہ مارا جائے۔ یا ان کے قرضہ کے وصول میں تعویق یا مزاحمت پیدا ہوجائے تو یہ جائز ہے۔

دوسرا امر یہ کہ سماۃ سکینہ کا مہر مؤجل تھا اور بوقت تحریر دستاویز واجب الادا نہ تھا اسلئے ایسے مہر کے بالعوض مکان منتقل کرنا دستاویز متنازعہ کی فرضیت کو ثابت کرتا ہے۔ ہم کو وکیل مدعا علیہ کی اس بحث سے اتفاق نہیں ہے۔ اسلئے کہ سماۃ سکینہ کا مہر مؤجل بوقت تحریر دستاویز متنازعہ شوہر کے ذمہ واجب تھا۔ گو وہ اسوقت واجب الادا نہ تھا لہذا اگر مدیون اپنے قرضہ کو ایسے وقت ادا کردے جبکہ وہ واجب الادا نہ ہو تو کوئی امر مانع نہیں ہے البتہ مدیون اسکو ایسے وقت طلب نہیں کرسکتا جبکہ وہ واجب الادا نہ ہو۔ لہذا یہ امر کہ عبدالستار نے مہر مؤجل کے عوض میں دستاویز تحریر کی اسکی فرضیت پر دلالت نہیں کرتا۔ ہم کو اس بابت ہائی کورٹ کی رائے اور اسکے استدلال سے بالکل اتفاق ہے۔ اور ہائیکورٹ نے اس رائے کی تائید میں جس نظیر کا حوالہ دیا ہے۔ وہ بھی بالکل صحیح ہے۔

تیسرا امر یہ کہ مہر کی تعداد پانچسو روپیہ اور پانچ اشرفی تھی۔ اور دستاویز آٹھ سو روپیہ میں لکھی گئی ہے۔ چونکہ زر بدل تعداد مہر سے زائد ہے۔ لہذا دستاویز سازشی اور فرضی ہے۔ اسی سلسلہ میں وکیل سائل نے یہ بحث بھی کی کہ شہادت سے یہ بھی ثابت ہے کہ مکان پانچسو روپیہ سے زائد قیمت کا تھا۔ اور دستاویز میں قیمت مکان پانچسو روپیہ ظاہر کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوکہ زیادہ مالیت کا مکان کم قیمت ظاہر کرکے دیگر قرضخواہوں کو نقصان پہونچانے کی غرض سے دستاویز لکھائی گئی جو اس کے فرضی ہونے کو ثابت کرتی ہے۔ اول الذکر بحث کا یہ جواب ہے کہ دستاویز میں مکان پانچسو روپیہ

کا ظاہر کیا گیا ہے۔ اور تین روپیہ کا اسباب خانہ داری ہے۔ اس مقدمہ میں نزاع صرف مکان کا ہے جو قرق ہوا تھا۔ مال منقولہ کے متعلق کوئی نزاع نہیں ہے۔ اس کے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ علاوہ بریں دفعہ ۵۳ قانون انتقال جائداد جس پر وکیل سائلہ استدلال کرتے ہیں۔ وہ مال منقولہ سے متعلق نہیں ہے۔ دفعہ ۵۳ صرف جائداد غیر منقولہ سے متعلق ہے۔ اس امر کا کہ مکان پانچسو روپیہ سے زیادہ قیمت کا تھا۔ جواب یہ ہے کہ اس بابت کسی عدالت نے تجویز صادر نہیں کی جس سے ظاہر ہے کہ عدالت ہائے ماتحت میں یہ سوال نہیں اٹھایا گیا۔ لیکن شہادت کے دیکھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سائلہ نے زائد قیمت مکان ثابت نہیں کی۔ اسکا ایک گواہ اسکی قیمت ایکہزار روپیہ ظاہر کرتا ہے۔ اور دوسرا گواہ ایکہزار پانچسو روپیہ ان قیمتوں میں بھی تفاوت ہے۔ انکی شہادت پر اس وجہ سے کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مکان کی قیمت جانچنے کے ماہر نہیں ہیں۔ البتہ قیمت کی صحیح جانچ فن تعمیر کے ماہرین کر سکتے تھے۔ بس لحاظ سے تاوقتیکہ اسکے خلاف کوئی ایسی شہادت نہ ہو اس قیمت سے جو دستاویز میں ظاہر کی گئی ہو زیادہ قیمت تجویز نہیں کی جا سکتی۔ آخر میں وکیل سائلہ نے دو نظائر سنہ ۱۹۳۱ء آل انڈیا رپورٹر سندھ صفحہ ۹۰ اور سنہ ۱۹۳۹ء اردو آل انڈیا رپورٹر پٹنہ صفحہ ۸ پیش کیں۔ ان نظائر میں وہی اصول قانونی طے کئے گئے ہیں۔ جنکا حوالہ اوپر دیا جا چکا ہے۔ ان نظائر میں بھی یہ طے کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مدیون کسی انتقال جائداد سے کسی قرضخواہ کو دیگر قرضخواہان پر ترجیح دے۔ تو ایسا انتقال جائز ہے لیکن اگر وہ اپنی ذات کو دیگر قرضخواہان پر ترجیح دے تو ایسی صورت میں وہ دستاویز ناجائز ہوگی۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اگر انتقال جائداد سے مدیون کا مقصد اپنے لئے کوئی منافعہ محفوظ کرنا ہو تو ایسی صورت میں یہ مانا جائیگا کہ اسنے دیگر قرضخواہوں کا روپیہ مارنے کی غرض سے ایسا فعل کیا۔ لیکن اس مقدمہ میں ایسی صورت نہیں ہے نہ کسی عدالت ماتحت نے یہ تجویز کیا ہے اور نہ شہادت سے یہ ثابت ہے کہ عبدالستار دستاویز نزاعی کے تحریر کرنے کے بعد بھی جائداد منتقل شدہ کا مالک و قابض رہا۔ محض اپنی بیوی کے ساتھ اسکی رہائش اسکے قبضہ و ملکیت کو ثابت کرنے کیلئے کافی نہیں ہے۔ البتہ اگر اس دستاویز کے بعد اسکے کسی قول و فعل سے یہ ظاہر ہوتا کہ اسکی ملکیت اور قبضہ بدستور قائم ہے تو ایسی صورت میں یہ دستاویز فرضی خیال کی جا سکتی تھی لیکن مسل میں ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ لہذا بوجوہ مندرجہ بالا ہم کو عدالت اپیل اول و دوئم کی تجویز سے کلیۃً اتفاق ہے اور ہم ان کی تجاویز میں کوئی ایسا امر نہیں پاتے جو خلاف قانون و انصاف طے کیا گیا ہو۔ اور جسکی بناء پر ہم انکی تجاویز میں مداخلت کریں۔ لہذا۔

حکم ہوا کہ

نگرانی ہذا نامنظور ہو۔ تجویز عدالت اپیل دوئم

بحال رہے۔ خرچہ اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت غالب بذمہ مطلوب عائد ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط اعلیحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

تجویز:- ۱۰ تیر سنہ ۱۳۴۹

پورن مل وغیرہ ملزمان سائلان بنام سرکار بہادر جرم دفعہ ۱۴۷/۱۴۹ و ۱۴۹/۳۲۳ و ۳۲۵/۳۲۳ ت کس تن درخواست ضمانت پورن مل وغیرہ گیارہ ملزمان بمواجہ وکلاء سائلان و عالیجناب صاحب اسٹیٹ ایڈوکیٹ بہادر پیش ہوئی۔ سائلان کا معروضہ یہ ہے کہ وہ عدالت خاص سے زیر جرائم مندرجہ بالا سزایاب ہوئے ہیں اور بربناء اپیل عدالت العالیہ ہائیکورٹ کی بنچ سے سزا یابی سائلان بحال رہی جسکی ناراضی سے انھوں نے اجلاس ہمایوں میں نگرانی دائر کی ہے۔ سائلان عدالت ہائے ماتحت میں معتبر ضمانت پر بغرض پیروی رہا رہے ہیں اور برابر حاضر اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ کاشتکاری و زمینداری پیشہ ہیں اور زمانہ عین وصول لگان و داخل مالگذاری کا ہے اسلئے تا فیصلہ نگرانی اونکو ضمانت معتبر پر رہا فرمایا جائے۔ وکلاء سائلان کی یہ بحث ہے کہ چونکہ مقدمہ کی سماعت بحکم اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم عدالت خاص میں ہوئی ہے اور اوس کے اپیل کی سماعت ہائیکورٹ کی بنچ میں اور بنچ کے فیصلہ کی ناراضی سے نگرانی اجلاس ہمایوں میں دائر کیے جانے کا خاص حکم صادر فرمایا گیا تھا اس لحاظ سے اجلاس ہمایوں سے بحیثیت نگرانی تحت دفعہ ۴۹۸ ضابطہ فوجداری مثل ہائیکورٹ کے ضمانت عطا فرمائی جاسکتی ہے۔ ہم نے اس امر پر غور کیا۔ لیکن ہم کو اونکی بحث سے اتفاق نہیں ہے۔ اسلئے مقدمہ ہذا کی سماعت کیلئے جو عدالتہائے خاص مقرر کی گئی تھیں اوس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس اجلاس کی حیثیت بدلجائے اور یہ اجلاس بمنزلہ ہائی کورٹ متصور ہو۔ یہ اجلاس ہر حالت میں اجلاس ہمایوں ہی رہے گا۔ ہمارے خیال میں اگرچہ اجلاس ہذا کے اختیارات کسی قانون سے محدود نہیں ہیں اور وہ بوقت ضرورت حق و انصاف کی خاطر ہر نوعیت سے استعمال کئے جاسکتے ہیں لیکن عام طور پر ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ قانون اور عملدرآمد قدیم اس بابت کیا رہنمائی کرتا ہے۔ ضابطہ فوجداری میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے جسکی رو سے اس اجلاس میں ضمانت لئے جانیکے متعلق کوئی حکم ہو اگرچہ نظامنامہ کی دفعہ ۹ میں فوجداری مقدمات کے اپیل و نگرانی کے متعلق ضابطہ محکوم کیا گیا ہے لیکن ضمانت کے متعلق اس میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اسکے علاوہ عمل قدیم بھی یہی ہے کہ اس اجلاس سے ضمانت کا حکم صادر نہیں کیا جاتا وکلاء ملزمان بھی کوئی ایسی مثال نہیں بتا سکے کہ جس میں اس اجلاس سے ضمانت منظور کی گئی ہو وکلاء ملزمان نے الہ آباد ہائیکورٹ کی نظیر حوالہ دیا

رپورٹر ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۷۰۹ پر درج ہے
اور دوسری نظیر ناگور آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۲ء
صفحہ ۱۸۱ اپنش کیس۔ اول الذکر نظیر میں یہ امر طے
کیا گیا ہے کہ اگر پریوی کونسل میں اجازت ارجاع
اپیل کی درخواست پیش کی گئی ہو اور اس درخواست
کی ہنوز سماعت نہیں ہوئی ہو تو ہائی کورٹ اپنے
اختیارات تمیزی سے ملزم کی ضمانت منظور کرسکتا ہے۔
دوسری نظیر بعد حصول اجازت ارجاع اپیل باجلاس
جوڈیشل کمیٹی ہائی کورٹ کے ضمانت کے منظور کرنے
کے اختیارات کے متعلق ہے۔ برٹش انڈیا کی ہائی کورٹوں
میں ایسا عمل ہوتا رہا ہے کہ خاص خاص صورتوں
میں ہائی کورٹ نے اپنے اختیارات تمیزی کو کام میں
لاتے ہوئے ایسے ملزمان کو جنکا اپیل پریوی کونسل
میں زیر تجویز ہو ضمانت منظور کی ہے لیکن یہ عمل
وہاں ہائی کورٹوں سے متعلق ہے۔ یہ امر کہ آیا
ہائیکورٹ رامپور کو بھی ایسا اختیار حاصل ہے یا
نہیں۔ چونکہ اس وقت یہ سوال ہمارے سامنے پیش
نہیں ہے۔ لہذا اسکے متعلق ہم کوئی رائے ظاہر
نہیں کرسکتے۔ لیکن وکلاء سائلان نے ایسی کوئی نظیر
پیش نہیں کی کہ جسمیں برٹش انڈیا کی پریوی کونسل
نے خود ضمانت منظور کی ہو۔

لہذا بوجوہات مندرجہ بالا ہم یہ مناسب خیال نہیں
کرتے کہ ملزمان کو تا فیصلہ نگرانی جسکی تاریخ پیشی
قریب ہے ضمانت پر رہا کریں۔ لہذا

حکم ہوا کہ

درخواست ملزمان سائلان بنسبت عطائے ضمانت
نامنظور ہو۔ اور حکم ہذا کی اطلاع وکلاء سائلان
ملزمان و عالیمرتبت صاحب اسٹیٹ ایڈوکیٹ
بہادر کو دیجائے۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط اعلیحضرت [illegible]